TOOBA GUL
ISLAMIC STUDIES
13 Jan 2026

Q.4

تعارف:

امتِ مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے، ان میں انتہا پسندی ایک اہم مسئلہ ہے۔ مسلم معاشروں میں دینی تعلیمات سے دوری نے انتہا پسندی کو جنم دیا ہے۔ مسلمانوں میں مذہبی رواداری کا فقدان، قومیت اور نسل پرستی، فرقہ واریت اور سیاسی انتشار کی بدولت انتہا پسندی نے جنم لیا ہے۔ مزید اسلاف کی اندھا دھند تقلید نے انتہا پسندی کے جذبات کو بھڑکایا ہے۔ مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے مذہبی آزادی کا فروغ، عوامی اداروں کی اصلاح اور احتساب، اور اعتدال پسندی کی ترویج ضروری ہیں۔ مزید تعلیمی اداروں میں دینی تعلیمات کا فروغ اور توہین آمیز تقاریر کی حوصلہ شکنی سے انتہا پسندی کا سدِباب ممکن ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ اتحاد

کے ساتھ اسلامی تعلیمات اور سنتِ رسول پر عمل کر کے درست سمت اختیار کر سکتی ہے۔ حدیثِ رسول ہے: "دین میں غلو سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے ہی ہلاک کیا ہے" (سنن ابن ماجہ).

۲۔ انتہا پسندی قرآن و سنت کی روشنی میں:

انتہا پسندی کے لیے عربی زبان میں غلو کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں انتہا پسندی کی سخت ممانعت ہے۔ یہود و نصاریٰ نے جب غلو کیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

ترجمہ: "کہہ دیجئے اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو"

(سورۃ المائدہ: 77)

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی **غلو فی الدین** کی ممانعت آئی ہے اور انتہا پسندی سے منع فرمایا گیا ہے۔

3۔ مسلم معاشروں میں انتہا پسندی:

امتِ مسلمہ مسلم معاشرے بناتی ہے۔ اس کیلئے مذہبی انتہا پسندی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد دینی

معاملات میں حد سے بڑھ جاتا ہے۔ مسلم معاشرے ہر لحاظ سے انتہا پسندی کا شکار ہیں جبکہ اسلام دین معتدل ہے۔ امام رازی لکھتے ہیں:

"اور غلو (انتہا پسندی) کمی و کوتاہی کی ضد ہے۔ غلو کا معنی حد سے نکل جاتا ہے، اور یہ اس لیے کہ حق، زیادتی اور کمی کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اور اللہ کا دین شدت اور کمی کے درمیان واقع ہے۔"

۴۔ مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کی وجوہات:

مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

i۔ رواداری کا فقدان:

مسلمان معاشرے آج رواداری کے فقدان کا شکار ہیں۔ ہر شخص دوسرے کو برداشت کرنا تو دور، دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اسلامی تاریخ میں غیر مسلموں کے ساتھ بھی رواداری سے کام لینے کا حکم ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں۔"

(سورۃ البقرہ: 256)

ii۔ قومیت اور نسلی تعصب:

مسلمان معاشروں میں مغربی تہذیب نے قومیت اور نسل پرستی کے تعصبات کو بھڑکایا ہے جس کی بدولت انتہا پسندی عروج پر ہے۔ اسلام ہمیشہ سے نسلی تعصب کے منافی رہا ہے۔

ڈاکٹر ویلتھ کے بقول: "مسلمانوں میں نسلی شعور کا خاتمہ اسلام کا غیر معمولی شاہکار ہے۔"

iii۔ فرقہ واریت کا فروغ:

مسلمان معاشروں میں اس وقت مذہبی انتہا پسندی کی ایک وجہ فرقہ واریت بھی ہے۔ مزید سیاسی فرقوں اور انتشار نے انتہا پسندی کو جنم دیا ہے۔ جبکہ قرآن و سنت میں فرقہ واریت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

(سورۃ آل عمران: 103)

iv۔ اسلاف کی اندھا دھند تقلید:

اسلاف پرستی نے امت مسلمہ کو زوال پذیر کیا ہے۔ اسلاف کی بے جا روی اور عمل سے انتہا پسند جذبات بھڑکے

ہیں۔ اسلامی تعلیمات عقل سے فیصلے کرنے پر زور دیتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا:

حدیث: "اے لوگوں! میں تم میں ایک چیز چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہ ہوگے، وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری سنت۔"

5۔ مسلم معاشروں میں انتہا پسندی کا حل:

انتہا پسندی کا سباب درج ذیل طریقوں سے ممکن ہے

i۔ مذہبی آزادی کا فروغ:

مسلمانوں میں انتہا پسندی کے خاتمہ کیلئے مذہبی آزادی کا فروغ بے حد ضروری ہے۔ اسلام تمام انبیا اور ان پر نازل شدہ کتابوں پر ایمان لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ مزید ہر شخص کو اس کی مرضی کا دین چننے کی آزادی ہونی چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "ہم رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے۔"

(سورۃ البقرہ: 285)

ii - توہین آمیز تقاریر کی حوصلہ شکنی:

سیاسی تقاریر اکثر انتہا پسند جذبات بھڑکانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلامی معاشروں میں یہ تقاریر مذہبی معاملات تک پہنچ جاتی ہیں۔ ان کا تدارک بہت ضروری ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: "تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کے شر سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں"۔

iii - عوامی اداروں کی اصلاح اور احتساب:

عوامی اداروں کے احتساب سے ہر شخص کو انصاف مہیا ہوگا جس کی بدولت لوگ انتہا پسندی کی طرف مائل نہیں ہونگے بلکہ ہمت و حوصلے سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں گے۔

حدیث: "خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا"۔

(صحیح مسلم)

iv - اعتدال پسندی کی ترویج:

اسلام نے دین و دنیا اور معاشرہ و روح کے درمیان اعتدال قائم کیا ہے۔ مسلمان معاشروں میں اعتدال کی ترویج سے امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "معاملات میں بہترین معاملہ میانہ روی ہے"۔

۷۔ تعلیمی اداروں میں دینی تعلیمات کی ترویج:
مسلمان معاشروں میں دینی تعلیمات کے
فروغ سے اسلامی تعلیمات اور پیغام امن سے انتہاپسندی
کا تدارک ممکن ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تعلیمات
کو ~~اسا~~ سلیبس کا حصہ بنایا جائے۔

۸۔ حاصل بحث:

انتہا پسندی ایک سنگین مسئلہ ہے جس کی وجہ سے
امت مسلمہ منتشر ہے۔ مسلمان معاشروں میں اتحاد کا
فقدان انتہا پسندی کی بدولت ہے۔ انتہا پسندی مزید
دہشت گردی کو جنم دیتی ہے جو امن عامہ کی صورتحال
کیلئے خطرہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان مل کر
اسلامی تعلیمات اور سنت رسول کو اپنی زندگی کا حصہ
بنائیں تاکہ انتہا پسندی کا تدارک ہو سکے۔

Q.3.

وضاحت کریں کہ حضورؐ کا آخری خطبہ کس طرح انسانی
حقوق کا ایک جامع ضابطہ ہے؟

Scanned with CamScanner

1. تعارف:

خطبہ حجتہ الوداع اسلامی تاریخ میں اہمیت کا حامل ہے۔ جب اسلام ہر طرف پھیل گیا اور عرب کے تمام قبائل اسلام میں داخل ہو گئے تو حضورؐ نے ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں دین اسلام کی تکمیل اور دین کی سربلندی و نصرت کی خوشخبری دی گئی۔ خطبہ حجتہ الوداع انسانی حقوق کی تاریخ میں سب سے اہم خطبہ ہے، جس کے تحت حضورؐ نے تمام انسانوں کے حقوق کے بارے میں وضاحت فرما دی۔ اس میں عورتوں، غلاموں اور جان و مال کی حفاظت کے احکام موجود ہیں۔ اس خطبہ میں حضورؐ نے مسلمانوں کو وصیت کی کہ میرے بعد دین کی تعلیمات پر قائم رہنا اور حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دینا۔ یہ حضورؐ کے تکمیل دین کی طرف اشارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی رحمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔"

(سورۃ المائدہ: 3)

Scanned with CamScanner

۲۔ خطبہ حجۃ الوداع:

حضورؐ نے ۱۰ ہجری کو حج ادا کیا۔ اس کے بعد ایک جامع خطبہ تشکیل دیا جن میں انسانی حقوق اور تکمیل دین کی طرف ارشارہ دیا گیا۔ اس خطبہ کے تحت حضورؐ نے ہر حقدار کا حق متعین کیا اور امت سے دریافت کیا کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے؟ جس پر امت نے آپؐ کے حق میں جواب دیا۔

۳۔ خطبہ حجۃ الوداع: انسانی حقوق کا جامع ضابطہ:

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا منشورِ عظیم ہے۔ اس خطبہ میں آپؐ نے پوری انسانیت کو تعلیم دی کہ تمام انسان برابر ہیں اور سب کے حقوق متعین کیے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی حقوق کی وضاحت درج ذیل ہے

i۔ جان و مال اور عزت کا تحفظ:

اس خطبہ میں حضورؐ نے پوری انسانیت کو تعلیم دی کہ ہر کسی جان و مال اور عزت کا تحفظ کریں۔

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! تمہارا خون تمہارا مال اور تمہاری عزت قیامت تک کیلئے تم پر اس طرح حرام ہے جس طرح آج کا دن، یہ شہر مکہ اور یہ مہینہ تمہارے لیے قابل احترام ہے"

ii- عورت کے حقوق:

اسلام سے قبل عورت کی کوئی عزت نہیں تھی۔ اسلام نے عورت کے حقوق متعین کیے۔ اس خطبہ میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا کچھ حق ہے اور عورتوں کا تم پر کچھ حق ہے۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہاری عزت کی حفاظت کریں۔ ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں اچھی طرح کھلاؤ، پلاؤ اور پہناؤ۔ ان سے اچھا سلوک کرو اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو"

iii- غلاموں کی دیکھ بھال:

خطبہ حجۃ الوداع میں حضورؐ نے غلاموں کی دیکھ بھال پر زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگوں غلاموں کے بارے میں

Scanned with CamScanner

اللہ سے ڈرو، جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ، جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔"

١٧۔ جاہلی رسومات کا خاتمہ کر کے انسانی حقوق کی ترویج:

حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے جاہلیت کی تمام رسومات کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں جاہلیت کی ہر بات کو اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں۔ میں جاہلیت کے قتل معاف کرتا ہوں اور سب سے پہلے عامر بن ربیعہ کا خون معاف کرتا ہوں۔"

١٨۔ سود کا خاتمہ:

خطبہ حجۃ الوداع کے تحت حضورؐ نے سود کا خاتمہ بھی ہمیشہ کیلئے کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت کے تمام ~~خون~~ سود معاف کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس کو ادا ہونے والے سود کو منسوخ کرتا ہوں

١٩۔ کتاب اللہ اور سنت رسول سے انسانی رہنمائی:

اس موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ سب مسلمان آپس

Scanned with CamScanner

میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مزید حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔
"میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک اس پر عمل کرتے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ ہے اللہ کی کتاب اور سنت رسولؐ ہے"

۴۔ حاصل بحث:

خطبہ حجۃ الوداع انسانی تاریخ کا جامع خطبہ تھا۔ اس میں حضورؐ نے ہر حقدار کو اس کا حق ادا کیا، حقوق متعین کیے اور امت پر اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔ اسلام کی تاریخ میں اس سے زیادہ جامع اور واضح خطبہ نہیں ملتا۔ مسلمانوں کیلئے یہ خطبہ دنیا و آخرت میں مشعل راہ ہے۔

Q.1

تعارف:

زکوٰۃ اسلامی عبادات کا ایک اہم جزو ہے اس کے تحت معاشرہ میں دولت کی مساویانہ تقسیم عمل میں آتی ہے۔ مزید اسلام کے نظام زکوٰۃ سے معاشرے میں دولت کی گردش رہتی ہے۔ اسلام زکوٰۃ کے مصارف کو متعین

کر کے ہر شخص کو دولت میں مساویانہ حصہ فراہم کرتا ہے
نظامِ زکوٰۃ کے نفاذ سے معاشرہ میں غربت کا خاتمہ ہو کر
معیشت کا استحکام عمل میں آتا ہے اور سودی نظام کی حوصلہ
شکنی ہوتی ہے۔

2- اسلام کا تصورِ زکوٰۃ:

i- زکوٰۃ کے لغوی معنی: زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے۔
جس کے معنی پاک ہونا، پاکیزگی، طہارت اور پاک صاف
ہونے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قد افلح من زکھا - (سورۃ الشمس: 9)

ترجمہ: "وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے آپ کو پاک صاف کر لیا۔"

ii- زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی:
ایک خاص مقدار سے زائد رکھے ہوئے مال
پر سال گزرنے کے بعد ایک مقررہ حصہ مال شریعت کے مقرر
کردہ مصارف پر خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

3- مصارفِ زکوٰۃ:

مصارف مصرف کی جمع ہے۔ اس کا معنی
"زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ ہے۔" یعنی زکوٰۃ کا مال جہاں

جہاں خرچ ہو سکتا ہے انہیں مصارف زکوٰۃ کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں مستحقین زکوٰۃ کو مصارف زکوٰۃ کہا جاتا ہے
قرآن مجید کی رو سے مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں۔

ترجمہ: "زکوٰۃ غریبوں، مسکینوں، محکمہ زکوٰۃ میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کیلئے ہے، جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہو، اور گردن چھڑانے، قرضہ ادا کرنے والوں اللہ کی راہ میں اور مسافروں کیلئے ہے۔" (سورۃ التوبہ: ٦٠)

i۔ **فقراء:** وہ لوگ جن کے پاس ضروریاتِ زندگی کے لیے مال ناکافی ہو۔

ii۔ **مساکین:** جن کے پاس اپنی ضروریات کیلئے مال بالکل نہ ہو۔

iii۔ **عاملین:** اہل کار جو محکمہ زکوٰۃ میں کام کرتے ہیں۔

iv۔ **مولفۃ القلوب:** جن کی امداد کر کے اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہو۔

v۔ **رقاب:** اس سے مراد غلام ہیں۔

vi۔ **غارمین:** قرض دار جن میں قرضہ چکانے کی ہمت نہ ہو۔

vii۔ **فی سبیل اللہ:** اللہ کی راہ میں کیے جانے والے کام۔

viii۔ **ابن السبیل:** اس سے مراد مسافر ہیں۔

Scanned with CamScanner

۴۔ نظام زکوٰۃ سے غربت کا خاتمہ:

ریاست کی طرف سے مؤثر نظام زکوٰۃ معاشرے میں غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

i۔ گردشِ دولت کا فروغ:

دینِ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ کی یہ خوبی ہے کہ دولت چند افراد تک محدود نہیں رہتی بلکہ گردش کرتی ہے جس سے غریب طلبہ بھی دولت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مال داروں کے درمیان گردش کرتی رہے۔"

(سورۃ الحشر: 7)

ii۔ وسائل کی منصفانہ تقسیم:

اگر ریاست مؤثر نظام زکوٰۃ رائج کرے تو معاشرے میں ہر فرد برابری کی بنیاد پر وسائل حاصل کرتا ہے۔ جس سے غربت و افلاس ختم ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

Scanned with CamScanner

ترجمہ: "کھاؤ، پیو اور حد سے نہ بڑھو۔"
(سورۃ الاعراف: 30)

iii- بھیک مانگنے کی حوصلہ شکنی:
زکوٰۃ کے نظام سے معاشرہ میں گداگری اور بھیک مانگنے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ بھکاریوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور لوگ اس لعنت سے چھٹکارا پا لیتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا:

"جو ہاتھ پھیلا کر مانگتے ہیں روزِ محشر اس کی پیشانی پر ایک داغ ہوگا۔"

iv- سودی نظام کا خاتمہ:
اگر اسلامی ریاست صحیح طور پر نظامِ زکوٰۃ رائج کرے تو موجودہ سودی نظام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ۔"
(سورۃ آلِ عمران: 30)

سود کے خاتمے سے غربت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

۴- معیشت کے استحکام میں کردار:
زکوٰۃ کے منصفانہ نظام سے معاشی ناہمواریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا محتاج نہیں رہتا۔ ہر شخص ایک جیسی زندگی گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے۔"
(سورۃ الانعام: 165)

۵- حاصل بحث:
زکوٰۃ دراصل انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اگر ریاست صحیح نظام زکوٰۃ رائج کرے تو لوگ ایمان اور غیرت نیلام نہیں کریں گے۔ مزید بے روزگاری کی وجہ سے / بھوک کی وجہ سے جرائم میں کمی واقع ہوگی اور ہر فرد معاشرے میں برابری کی بنیاد پر زندگی گزار سکے گا۔

Q.7

i- فتح مکہ
ii- اسلام میں تزکیہ نفس کی اہمیت۔

Scanned with CamScanner

فتح مکہ:

1- تعارف:

فتح مکہ مسلمانوں کی تاریخ کی اہم فتح تھی۔ اس کے تحت قریش مکہ مسلمانوں کو اور دین اسلام کو مٹانے کی ہر تدبیر میں ناکام ہوئے۔ یہ ایسی کامیابی تھی کہ مسلمانوں نے بغیر لڑائی کے مکہ فتح کر لیا۔ مکہ عرب کا ہر لحاظ سے مرکز تھا جس میں ثقافت، سیاست، تجارت اور مذہبی امور شامل تھے۔ کفار نے حضورؐ اور آپؐ کے صحابہ کو اہل مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ مگر فتح مکہ کی صورت میں مسلمان پھر غالب آ گئے اور کفار مکہ مغلوب ہو گئے۔ اس طرح اسلام غالب آ گیا اور عرب کے اہم مرکز پر مسلمانوں کا کنٹرول بھی بحال ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے عام معافی کا اعلان کیا اور لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

2- فتح مکہ کے اسباب:

فتح مکہ کے اسباب درج ذیل ہیں۔

i- حق و باطل میں کشمکش:

صلح حدیبیہ میں مشرکین مکہ نے یہ شرط رکھی تھی

کہ مسلمان اگلے سال عمرہ ادا کرتے آئے گے۔ فتح مکہ اس کا
پیش خیمہ بنا۔

ii۔ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا:

خانہ کعبہ زمین پر مسلمانوں کا قبلہ تھا ہے اور دنیا
میں پہلا گھر ہے جس کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
اسماعیلؑ نے کی۔ قریش مکہ نے اس میں 360 بت رکھے ہوئے
تھے۔ لہٰذا اللہ کے گھر کو بت پرستی سے نجات دلانا ضروری
تھا۔

iii۔ مکہ کی مرکزی حیثیت:

مکہ عرب میں تجارتی مرکز تھا۔ اللہ نے مسلمانوں
کو کامیابیاں عطا کی اور کفار مسلسل شکست کھاتے رہے۔
مسلمانوں کو مکہ کی مرکزی حیثیت کیلئے فتح مکہ کرنا ضروری
تھا تاکہ مکہ کی حیثیت برقرار رہ سکے۔

3۔ فتح مکہ کی اہمیت:

عرب کے بہت سے قبیلے اس لیے اسلام نہیں
قبول کر رہے تھے کہ ان کے قریش مکہ کے ساتھ حلیفانہ
تعلقات تھے چنانچہ فتح مکہ سے لوگ جوق در جوق
اسلام قبول کرنا شروع ہو گئے اور اسلام کی ترقی اور

Scanned with CamScanner

سربلندی کے تمام راستے کھل گئے۔

۹۔ حاصل بحث:

فتح مکہ کے بغیر مسلمان کافروں پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے تحت لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے اور بت پرستی کو ترک کر دیا۔

اسلام میں تزکیہ نفس کی اہمیت:

۱۔ تعارف:

تزکیہ نفس تعمیر سیرت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ درحقیقت انسان کے دل و دماغ کی صفائی کا نام ہے کیونکہ انسانی دماغ اور دل اچھے خیالات کو تقویت دیتا ہے اور برائی کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ گویا تزکیہ نفس انسان کو برے خیالات کے تعطابات سے آگاہ کرتا ہے۔

۲۔ تزکیہ نفس کی اہمیت:

تزکیہ کا مطلب پاک کرنا، صاف کرنا،

Scanned with CamScanner

اور ملاوٹ سے دور کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "بے شک جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔" (الشمس: 9)

حضور ﷺ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: "تقویٰ یہاں ہے"

3۔ حاصل بحث:

تزکیہ نفس کا عمل انسان کو اچھا ماحول فراہم کرتا ہے اور برے خیالات سے محفوظ رکھتا ہے۔ گویا اس کے کردار کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ اچھے اور برے خیالات سے ہی انسان کے کردار کا تعین ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner